REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ / ۱

یکم رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۸ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۱۸ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۴۲

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۵ جون۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال خراب ہے۔ پاؤں میں درد کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عربوں پر یہودیوں کے مظالم۔ اسرائیل ابھی مزید شدید اقدام کرنے والا

قاہرہ ۱۷ جون۔ گو بظاہر اسرائیل کی طرف سے اس بات کی تردید کی جا رہی ہے۔ کہ اسکی فوج اور حرب نے یہودی فلسطین میں داخل ہونے والے عربوں سے بدسلوکی نہیں کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی تل ابیب سے ایسے بیان بھی شائع ہو رہے ہیں۔ کہ آئندہ اسرائیلی فوج داخل ہونے والوں سے زیادہ سخت سلوک کریگی۔ اور انہیں روکنے کے لئے شدید تر اقدام کئے جائیں گے۔ یہودیوں کے اس رویے سے مغربی طاقتیں اس قدر متاثر ہوئی ہیں۔ کہ تل ابیب کی ایک اطلاع کے مطابق برطانوی وزیر اور امریکی سفیر دونوں نے اس امر کے متعلق اسرائیلی دفتر خارجہ سے غیر رسمی طور پر دریافت کیا ہے۔ ان دونوں نے بتایا۔ کہ اردنی پریس کے ذریعہ انہیں ان واقعات کی نہایت ہی ناخوشگوار تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ گو یہودی ترجمان نے ان تمام واقعات کو گو غلط ثابت کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیوئش کرانیکل نے بعض عرب علاقوں کے ساتھ ایسے سلوک کو تسلیم بھی کر لیا ہے۔ دونوں طرف جذبات بری طرح برانگیختہ ہو رہے ہیں۔ اور عرب پناہ گزینوں کے مسئلے کے حل کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے۔ گو اس کے بظاہر آثار بہت کم ہیں۔ یہودی فوج میں اچانک مصری بمباری کے خوف سے قدرے تشویش بھی ہے۔

پٹھانستان کے مطالبے کی اخلاقی اور قانونی اعتبار سے کوئی بنیاد نہیں ہے

حکومت افغانستان کے نام امریکہ اور برطانیہ کے احتجاجی مراسلے

واشنگٹن ۱۷ جون۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے بھی حکومت افغانستان سے اس پراپیگنڈے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جو اس نے پٹھانستان کے نام سے پاکستان کے خلاف شروع کر رکھا ہے۔ برطانیہ نے اس سلسلے میں جو مراسلہ بھیجا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ اخلاقی اور قانونی اعتبار سے افغانستان کے اس مطالبے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ امریکی مراسلے میں جہاں افغانستان کی اس غیر قانونی روش پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہاں اسے بھی یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ اسے اپنے رویے میں اعتدال پیدا کرنا چاہیئے۔ یہ دونوں مراسلے پچھلے دنوں کابل میں حکومت افغانستان کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔ لیکن موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تا حال لندن اور واشنگٹن میں ان کے متعلق کوئی جواب

استصواب سے پہلے سارے کشمیر کو عبداللہ حکومت کے سپرد کر دینے کا مطالبہ ناقابل قبول ہے

کراچی ۱۷ جون۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں نے ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان و پاکستان کے باہمی تعلقات کی خوشگواری اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا فوری حل تلاش کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان ہر ایسی تجویز کا خیر مقدم کرے گا۔ جس کی رو سے ریاست میں آزاد و غیر جانبدار استصواب ہو سکے۔ لیکن شیخ عبداللہ کا یہ مطالبہ ہمیں ہرگز قبول نہیں ہے۔ کہ استصواب سے پیشتر سارے ریاستی علاقے کو ان کے اقتدار میں دے دیا جا سکے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی کہا۔ کہ تقسیم کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ آزاد کشمیر قرار دیئے پر خود ہندوستان ہی آمادہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے قرارداد مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس میں اقلیتوں کی حفاظت کی باقاعدہ ضمانت موجود ہے۔ آپ نے کہا۔ دونوں طرف اقلیتوں کی پندرہ فی صدی آبادی ہے۔ اور ان کو دونوں طرف حکومت میں کافی عمل دخل حاصل ہو سکتا ہے۔

صوبائی حکومتیں امسال بھی گیہوں خریدیں گی

سکھر ۱۷ جون۔ یہاں ایک بیان میں پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبد الستار نے بتایا۔ کہ مرکزی حکومت امسال بھی صوبائی حکومتوں کو کہے گی۔ کہ وہ گیہوں خریدیں۔ تاکہ گیہوں کی قیمتیں زیادہ گر نہ سکیں۔ آپ نے کہا۔ گیہوں کا نرخ بین الاقوامی منڈی کے بھاؤ پر قائم کیا جائے گا۔ جو کسی صورت بھی موجودہ نرخ سے کم نہ ہوگا۔

رمضان المبارک سے متعلق تعطیلات

لاہور ۱۷ جون۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور دوسرے ماتحت دفاتر اور عدالتیں حسب ذیل تاریخوں پر بند رہیں گی۔ ۱۴ جولائی جمعۃ الوداع۔ ۱۷، ۱۸، ۱۹ جولائی عید الفطر۔ موخر الذکر تعطیلات چاند نظر آنے پر منائی جائیں گی۔

مغویہ عورتوں کی برآمدگی کیلئے کمیٹی

لاہور ۱۷ جون۔ مغربی پاکستان اور بھارت میں مغویہ عورتوں کی برآمدگی کی مہم تیز کرنے کے مقصد سے حکومت پاکستان نے آنریبل شیخ صادق حسن مشیر مالیات کی صدارت میں ایک مغربی پاکستان کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو بارہ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ اس کمیٹی میں پاک پنجاب کے ۵۔ صوبہ سرحد کے دو۔ سندھ کا ایک۔ بلوچستان کا ایک اور مرکز کے زیر انتظام علاقہ کراچی سے ایک۔ اسی طرح ریاست بہاولپور سے ایک اور ریاست خیر پور سے ایک نمائندہ ہوگا۔ حافظ عبد المجید جو مغویہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلہ میں اعلیٰ اختیارات والے افسر ہیں۔ اس کمیٹی کے ایکس آفیشو ممبر ہوں گے۔ پاک پنجاب کی نمائندگی کرنے والے پانچ ارکان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) بیگم سلمےٰ تصدق حسین سابق ایم ایل اے (۲) سکندرہ بانو۔ (۳) صوفی عبد الحمید رکن دستور ساز اسمبلی پاکستان۔ (۴) شیخ محمد حسن پی سی ایس ممبر بورڈ (۵) خلیفہ محمد صدیق سابق چیف منسٹر ریاست جیند۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

”ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں یہ کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) میں بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے“۔ (الفضل ۲۰ مئی)

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کا کالج میں داخلہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہے۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

کپاس کی غیر معمولی فصل

لاہور ۱۷ جون۔ یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے ۲ جون ۱۹۵۰ء تک کل اکاسی لاکھ ستانوے ہزار ایک سو اکاسی من کپاس جننگ فیکٹریوں میں لائی گئی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال اسی عرصہ میں چودہ لاکھ انچاس ہزار سات سو پندرہ من کپاس لائی گئی تھی۔ متذکرہ صدر مدت میں پانچ لاکھ چھتیس ہزار نو سو تیرہ گانٹھیں پریس کی گئیں۔ اور اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال دو لاکھ چھیانوے ہزار پانچ سو انتالیس گانٹھیں پریس ہوئی تھیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر مسٹ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

(۱)

از مکرم جناب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

(نوٹ) اس مضمون کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔
قرآن کریم - بخاری شریف - المنتقی - فتاوی احمدیہ - تاریخ - فقہ اسلامی

قدرت نے انسان کی اصلاح کے لئے جو راہیں تجویز کی ہیں۔ ان میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دنیاوی لحاظ سے جہاں روزہ شجاعت اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات کا موجب بنتا ہے وہاں روحانی لحاظ سے خود اللہ تعالیٰ اس کی جزا بنتے ہیں۔ یعنی لقاء الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت چھ ماہ کے روزے متواتر رکھے اس کے نتیجہ میں جو روحانی فیوض آپ پر نازل ہوئے۔ ان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اس اثنا میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے بعض گزشتہ انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی علاوہ ازیں انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آئے تھے۔ جن کا بیان کرنا طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار اور بعض سبز و سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اسکو دیکھ کر دل اور ارواح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور روزہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔"

غرض روزہ ایک ابدی اور فطری صداقت ہے۔ جس میں بے شمار کمالات پوشیدہ ہیں اس لئے ہر آسمانی مذہب نے کسی نہ کسی شکل میں روزہ کو اپنے روحانی احکام کا جزو بنایا ہے۔ اور اسلام کی تاریخ کا تو نقطۂ آغاز ہی روزہ ہے۔ "ابن اسحاق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک سال آپ اپنے دستور کے مطابق اعتکاف میں تھے۔ کہ حضرت جبریل آپ کے پاس آئے۔ اور پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی"۔

گویا ایک عظیم الشان کلام اور دائمی مذہب کی بنیاد جس عبادت پر رکھی گئی وہ روزہ تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک ایسا بابرکت سورج ہے جس کی شعاعیں انسانیت کی تکمیل کا باعث ہیں۔ اور اس کی فرحت بخش حرارت حق کی تلاش کے بیج کو نمو عطا کرتی ہے۔ اور ان شعاعوں کی روشنی میں ہی وہ بڑھتی پھلتی اور پھولتی ہے۔ کٹھن راہیں آسان سے آسان تر نظر آنے لگتی ہیں، شہوات کے طوفان تھم جاتے ہیں ظلمات کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور منزل مقصود یعنی تخلیق انسانیت کا مقصد اصلی بالکل صاف سامنے نظر آنے لگتا ہے۔

رمضان کے روزے کب فرض ہوئے۔

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ خداوند تعالےٰ نے ان روزوں کے لئے وہی مہینہ انتخاب کیا۔ جس میں آپ ہر سال اعتکاف کرتے تھے۔ سنہ ۲ھ میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدًی للناس وبینٰت من الھدٰی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلوں پر فرض تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا تم تقوےٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور فرقان اور ہدایت کی بینات پر مشتمل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو۔ وہ اس میں روزے رکھے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا۔ . . . روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے . . . نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے . . . اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔

رمضان کا چاند

رمضان کے چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے۔ جیسے کسی معشوق کی آمد ہے۔ ایک خاص ہما ہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی۔ اور ایک خاص ذوق و شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ جس رات رمضان کا چاند نظر آتا۔ اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا رات کو جاگنا کثرت سے نوافل پڑھنا تراویح کا اہتمام کرنا قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکر الٰہی کرنا اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کے لئے اٹھ بیٹھنا ان ہی مشاغل میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا۔

روزہ کے احکام

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غبی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین۔ یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔ اور شوال کا چاند نظر آنے پر روزے ختم کرو۔ اگر بادل کی وجہ سے معاملہ مشتبہ ہے۔ اور چاند نظر نہ آسکے۔ تو پھر شعبان کے تیس دن شمار کرو۔ اسی طرح اگر شوال کے چاند میں یہ دقت پیش آئے۔ تو رمضان کے تیس روزے پورے کرو۔

اگر ایک گاؤں کے لوگ چاند دیکھ لیں تو دوسرے گاؤں والے جنہوں نے چاند نہیں دیکھا۔ چاند دیکھنے والوں کے مطابق عمل کریں۔ اگر مطلع ابر آلود ہو اور حالت مشتبہ ہو۔ اور ایک شخص آکر گواہی دے۔ کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگر انہی حالات میں عید کے چاند کے متعلق دو آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے عید کا چاند دیکھا ہے۔ تو ان کی گواہی تسلیم کی جائے گی۔ لیکن اس کے لئے صرف ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی بلکہ ایک جم غفیر کی گواہی کی ضرورت ہوگی۔ سحری کے وقت یعنی طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے اٹھنا اور حسب خواہش اور حسب پسند کھانا کھا کر روزہ کی نیت کرنا بڑے ثواب کا موجب ہے۔ بغیر کچھ کھائے روزہ رکھ لینا یا بہت سویرے کھانا کھا لینا پسندیدہ نہیں سمجھا گیا۔ بہرحال صبح کے طلوع ہونے سے پہلے روزہ کی نیت زیادہ بہتر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا۔ اس کا روزہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی طرح حضرت زید کی روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت انس نے حضرت زید سے پوچھا سحری کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے پر جتنا وقت صرف ہوتا ہے اندازاً اتنا وقفہ تھا۔

(باقی)

پتہ مطلوب ہے

(۱) ملک نذیر احمد صاحب ولد ملک خدا بخش صاحب محلہ دھوبی گھاٹ لائل پور والے (۲) چوہدری نذیر احمد صاحب عرف مستری قوم جٹ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا والے دونوں دوست جہاں کہیں بھی ہوں خاکسار کو اپنے موجودہ ایڈریس اور خیریت سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار محمد یوسف بھٹی درویش قادیان

(۳) مہنگا جٹ زمیندار ساکن بھینی متصل قادیان کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ ضلع سیالکوٹ ولائل پور میں کہیں آباد ہوتے ہیں۔ واقف کار دوست ان کے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔
غلام احمد احمدی سب پوسٹ ماسٹر کسووال ضلع منٹگمری

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۸ جون ۱۹۵۰ء

دور کی کوڑی

مودودی صاحب کی جماعت کے افراد ان کی علمیت کا بڑا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی نظر بندی کے دوران میں اسلامی جماعت والے آپ کی رہائی کے لئے ایک نہائت محکم دلیل یہ بھی دیتے رہتے ہیں کہ چونکہ آپ بڑے جید عالم ہیں اور چونکہ قرارداد مقاصد پاس ہو چکی ہے۔ اور چونکہ اسلامی دستور کو اس وقت سمجھنے والا ان سے بہتر کوئی عالم مسلمانوں میں نہیں ہے۔ اس لئے حکومت نے بجائے اس کے کہ دستور سازی میں ان کی امداد لیتی۔ ان کو الٹا جیل میں مقید کر رکھا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک صاحب طرز اردو نویس ہیں۔ اور آپ کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے میں کسی قدر کمال حاصل ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم نے ان کی جتنی تحریریں پڑھی ہیں ہم پر یہی اثر ہوا ہے۔ کہ آپ خواہ کتنے بھی عالم ہیں آپ کو اسلام فہمی میں وہ کمال حاصل نہیں ہے۔ جس کا دعوے آپ کے ماننے والے کرتے ہیں۔ آپ نے بے شک اسلامی اصولوں کے متعلق بہت غور و خوض فرمایا ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ اسلام کے بنیادی اصولوں کا صحیح ادراک حاصل نہیں کر سکے۔ جس کی شائد ایک وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے ایک خاص رنگین عینک سے قرآن و حدیث پر نظر ڈالی ہے۔ جس نے آپ کو اسلام کی بنیادوں کا صحیح ادراک حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔ آپ نے اسلام کو بھی ایک ویسا ہی نظام سمجھ کر اس پر غور کیا ہے۔ جیسا کہ غیر فطری لادینی نظام مثلاً اشتراکیت یا نازیت ہیں۔ اس لئے آپ اسلام کو ایسی وادیوں میں لے گھسے ہیں جو خالص لادینی فضا رکھتی ہیں۔ لہٰذا اس طرح اسلام کی وہ خصوصیت جو اسکو مصنوعی نظاموں سے ممتاز کرتی ہے آپ کی نظر سے اوجھل رہ گئی ہے۔

الفضل میں ہم نے اپنی اس رائے کی تائید میں کئی بار مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے آج ہم آپ کے ایک مکتوب کا جائزہ لینا چاہتے ہیں جو آپ نے سنٹرل جیل ملتان سے مرزا اسلم بیگ صاحب لاہور کے نام لکھا ہے اور جو روزنامہ تسنیم ۱۴ جون ۱۹۵۰ء میں صٖ۳ پر شائع ہوا ہے۔ اور جس کو "آزاد" احراری آرگن نے بلا حوالہ اور مکتوب الیہ کا نام حذف کر کے اپنی اشاعت ۱۸ جون ۱۹۵۰ء میں نقل کیا ہے۔ آپ کا یہ مکتوب مسئلہ ختم نبوت کے متعلق بحث پر مشتمل ہے۔

ہم نے جب یہ موضوع اور آپ کا نام دیکھا۔ تو ہم نے بڑے شوق سے اس مکتوب کا مطالعہ کیا۔ اس خیال سے کہ شائد مودودی صاحب نے کوئی نیا نکتہ نکالا ہو۔ جو ہماری معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ کیونکہ جب ہم نے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اس کا مطالعہ کر لیا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بہت ہی مایوسی ہوئی۔ اور ہماری معلومات میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوا۔ کیونکہ آپ نے "ختم نبوت" کے مسئلہ پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ وہی فرسودہ مواد ہے۔ جس کی خامیاں احمدی علماء کئی بار واشگاف کر چکے ہیں۔ مگر . . . . . .

یہاں ایک سوال یہ بھی ہے۔ کہ اس وقت ایسے فرسودہ مواد کو از سر نو شائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت ادعا رکھتی ہے کہ وہ ایسی بحثوں میں پڑنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک رسمی ادعا ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ دینیات رسالہ تجدید و احیائے دین۔ رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور بعض دیگر تحریروں میں کھلے کھلے اور دبی زبان سے بھی احمدیت پر چوٹیں کی ہیں اور اس سے مبارز طلبی کی ہے۔ اس طرح آپ بہرحال مخالفین احمدیت کی صف میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں امید نہ تھی کہ آپ ایسے وقت میں جبکہ ملک میں احراری ملک کا امن برباد کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ ایک ایسے مکتوب کو شائع کرنے کی اجازت دیں گے۔ جس میں آپ نے وہی فرسودہ مواد جمع کر دیا ہے۔ جس پر برسوں بحث ہو چکی ہے اور جس میں سوائے طرز بیان کے اور کوئی جدت نہیں ہے۔

اس سے اگر ہم یہ شبہ کریں کہ مودودی صاحب چونکہ آئندہ انتخابات کے میدان میں داخل ہو کر نمایاں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ اس فضا سے بھی جو احراریوں نے تیار کی ہے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو یہ شبہ ناواجب نہیں ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ باوجود صالحیت کے دعاوی کے آئندہ انتخابات میں جو طریق اختیار کرنے والے ہیں۔ وہ دوسری سیاسی پارٹیوں کے طریق سے بلحاظ سٹنٹ بازی کے قطعاً مختلف نہیں ہے۔ یہ حقیقت ان قراردادوں سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جو آپ کی موجودگی میں مجلس شوریٰ میں پاس ہوئی ہیں۔ یہ قراردادیں صاف ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ آپ میدان سیاست میں بالکل دوسری سیاسی پارٹیوں کے ہتھیاروں سے ہی لیس ہو کر نکل رہے ہیں۔ یعنی آپ بھی ہر اس چال کو جو لادینی جمہوریتوں میں متقابل پارٹیاں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لئے چلتی ہیں سرتاپا اپنا رہے ہیں۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اس پر اسلامیت کے ذرا شوخ تر نقش و نگار کرنے کی دوسروں کی نسبت زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ اگرچہ اغلب ہے کہ آپ کا یہ خیال تجربہ کی کسوٹی پر سراسر غلط ثابت ہو۔ اور جس فضا کو وہ اپنے لئے بہت سازگار سمجھ رہے ہیں وقت پر ناسازگار ہو جائے۔ خاصکر وہ فضا جس کو احراریوں نے اپنی تقریروں کی روانی اور خطابت کے جوش سے پیدا کیا ہے۔ آپ انتخابات کی جنگ لادینی طریقوں کو اسلامی اصلاحات کا لنگوٹ دے کر لڑنا چاہتے ہیں۔ ہم نے آپ کی پریس کانفرنس سے یہی تاثر لیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارا تاثر صحیح نہ ہو۔ مگر پنجاب کی تمام صحافت نے آپ کی باتوں میں جو تضاد عام طور پر محسوس کیا ہے ہماری اس بات کی تائید کرتا ہے۔ بوجوہات بالا ہمیں جائز طور پر شبہ ہے۔ کہ "ختم نبوت" کے متعلق اس مکتوب کو شائع کرانا آپ کی جماعت کی انتخابی مہم کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

اس تمہید کے بعد ہم مختصراً ختم نبوت کے متعلق آپ کی بنیادی دلیل پر کچھ عرض کرتے ہیں آپ آیہ خاتم النبیین کا شان نزول بیان کرتے ہوئے کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ جنکو آنحضرتؐ نے عربوں کی رسم کے مطابق متبنیٰ بنا لیا ہوا تھا کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا فرماتے ہیں۔

"اس پر جیسا کہ اندیشہ تھا اعتراضات اور بہتان طرازی اور افترا پردازی کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ خود مسلمان عوام کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہونے شروع ہوئے انہی اعتراضات اور وسوسوں کو دور کرنے کے لئے سورۂ احزاب کے پانچویں رکوع کی آیات (۳۷-۴۰) نازل ہوئیں۔ ان آیات میں پہلے تو اللہ تعالے یہ فرماتا ہے کہ ہمارے حکم سے یہ نکاح اس لئے ہوا کہ مومنوں کے لئے اپنے متبنیٰ لڑکوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ رہے۔ پھر فرماتا ہے کہ ایک نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کا حکم بجا لانے میں وہ کسی کے خوف سے ہچکچائے۔ اور اس کے بعد اس بحث کو ختم اس بات پر کرتا ہے۔ کہ "محمد مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں"۔ مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور "خاتم النبیین" ہیں۔ اس موقعہ پر اس ارشاد کا صاف مطلب یہ ہے کہ اول تو یہ نکاح بجائے خود قابل اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ جس شخص کی مطلقہ بیوی سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہے۔ وہ آپ کا واقعی بیٹا نہ تھا۔ اور آپ اس کے حقیقی باپ نہ تھے۔ دوسرے یہ کام کرنا اس لئے ضروری تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور رسول کے لئے لازم ہے کہ خدا کے قانون کو عملاً جاری کرے۔ اور جو چیزیں بے جا طور پر حرام کر دی گئی ہیں۔ ان کی حرمت کو توڑے۔ مزید براں یہ کام اس لئے اور بھی زیادہ ضروری تھا۔ کہ آپ نرے رسول ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں۔ اگر آپ کے ہاتھوں یہ حرمت بھی نہ ٹوٹی تو پھر قیامت تک باقی رہ جائیگی۔ آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں کہ جو کسر آپ سے چھوٹ جائے اسے وہ پورا کر دے"

اب آپ خود دیکھ لیجئے کہ اس سلسلہ بیان میں ختم کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ اگر اسے نفی کمال کے معنے میں لیا جائے۔ تو یہاں یہ لفظ بالکل ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ موقعہ و محل صاف تقاضا کر رہا ہے کہ یہاں اس کے معنی سلسلہ نبوت کے قطعی انقطاع ہی کے ہونے چاہئیں" (تسنیم ۱۴ جون ۱۹۵۰ء)

مندرجہ بالا عبارت کو غور سے پڑھیئے اور ایک عالم بے بدل کی بے بسی کا عالم ملاحظہ فرمایئے مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ رسم متبنیٰ کا استیصال ہی ایک ایسی اہم رسم اللہ تعالےٰ کے نزدیک

(باقی دیکھیں صٖ۸ پر)

اسرائیلی حکومت کا قیام اور صحف سابقہ

(۳)

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

ہم گذشتہ اشاعت میں یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ارض فلسطین میں یہود کا اجتماع خدائی تقدیروں میں سے ایک تقدیر تھی۔ جس کی خبر قرآن مجید میں واضح الفاظ میں دی گئی۔ آج ہم صحف سابقہ کی رو سے اس مسئلہ پر غور کرتے ہیں۔

صحف سابقہ میں انبیائے بنی اسرائیل کی زبان سے بڑے تواتر سے یہ پیشگوئی بیان ہوئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہود فلسطین میں جمع ہوں گے۔ یہاں تک کہ فلسطین پر یہود کے حملہ کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اقتدار یہود خود حاصل نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ان کی پشت پر بڑی بڑی حکومتیں ہوں گی۔ جو ان کو برسر اقتدار کریں گی۔ لیکن یہود کا یہ غلبہ و استیلا عارضی ہوگا۔ یاجوج جو کہ روس اور ماسکو کا فرمانروا ہے۔ بلاد شمالیہ سے آئے گا۔ اور اسرائیلی حکومت میں داخل ہو کر اسے تباہ و برباد کریگا۔ اس کے بعد کچھ ایسے حالات پیدا ہوں گے۔ کہ روس اس عالمگیر جنگ میں گر جائے گا۔ بالآخر یہود کا ایک حصہ عذاب الٰہی کے تازیانوں کے باعث اللہ تعالے کے دروازے پر جھک جائیگا۔ اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے وہ توبہ کریں گے۔ اور خدا تعالے کے بندے داؤد ثانی کو ڈھونڈ کر اس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے۔ تب ایک ہی گلہ ہوگا۔ اور ساری دنیا کا ایک ہی چوپان۔

یہ ان پیشگوئیوں کا خلاصہ ہے۔ جو انبیائے بنی اسرائیل کی کتابوں میں ہمیں ملتی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں اس کثرت سے ہیں۔ کہ اگر ان کو جمع کیا جائے۔ تو ایک کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ صرف چند حوالے درج ذیل ہیں:۔

فلسطین پر اسرائیل کا حملہ

حضرت یسعیاہ نبی جن کا نام قرآن مجید میں بھی آتا ہے۔ بایں الفاظ پیشگوئی کرتے ہیں۔

"اس روز ایسا ہوگا۔ کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنے لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو۔ اسور۔ مصر۔ فتروس۔ کوش۔ ایلام۔ سنعار۔ حمات۔ اور بحری ممالک سے پھیر لاویگا۔......

وہ اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہیں۔ جمع کریگا اور سارے بنی یہودا کو جو پراگندہ ہوں گے۔ زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کرے گا۔......

وہ (متحد ہو کر) مغرب کی طرف سے فلسطینیوں کے کاندھوں پر جھپٹیں گے۔ اور وہ مل کر مشرقی علاقہ کے لوگوں کو لوٹیں گے۔ وہ ادوم اور موآب پر ہاتھ ڈالیں گے۔ اور بنی عمان ان کے تابعدار ہو جائیں گے۔"

ملاحظہ ہو یسعیاہ $\frac{۱۱}{۱۱ \text{ تا } ۱۴}$

اخذ کردہ نتائج

اس پیشگوئی سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

اول:۔ آخری زمانہ میں بنی اسرائیل اپنے تمام اختلافات ختم کر کے بالکل متحد ہو جائیں گے۔

دوئم:۔ پہلی مرتبہ تو سائرس بادشاہ نے ان کو صرف بابل سے لا کر ارض مقدس میں لبایا تھا۔ اب دوسری مرتبہ وہ ایک سکیم کے ماتحت ہر چہار اطراف عالم سے فلسطین میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے۔ وہ مشرق وسطیٰ پر مندرجہ ذیل ممالک سے آئیں گے۔

(۱) مصر (۲) اسور یعنی شام (۳) کوش یعنی ایتھوپیا (۴) فتروش یعنی جنوب مصر کا ملک۔ (۵) ایلام یعنی ایران (۶) سنعار یعنی میسوپوٹامیا۔ (۷) حمات یعنی شمال مغربی شام۔

ان ممالک کے علاوہ بحری ممالک یعنی بلاد یورپ سے بھی آ کر فلسطین میں جمع ہوں گے۔

سوئم:۔ ان کا داخلہ فلسطین میں زیادہ تر مغرب کی طرف سے ہوگا۔ یعنی سمندر کے ذریعہ (فلسطین کے مغرب میں سمندر ہے۔

چہارم۔ بالآخر وہ مغرب کی طرف سے فلسطین پر عام حملہ کر دیں گے۔ اور مشرقی علاقہ کو لوٹ لیں گے۔

پنجم:۔ وہ ادوم اور موآب کی سرزمین (موجودہ شرق اردن کا علاقہ) پر اپنا ہاتھ ڈالیں گے۔ بنو عمان (یعنی شرق اردن کے قدیم لوگ) ان کی تابعداری اختیار کریں گے۔

یہ پیشگوئی کس قدر روشن اور واضح ہے۔ واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ پہلے تو لاکھوں کی تعداد میں یہود فلسطین میں جمع ہونا شروع ہوئے۔ وہ مغربی فلسطین یعنی ساحلی علاقوں اور بندرگاہوں کے ذریعہ داخل ہوئے۔ اور سارے فلسطین میں پھیل گئے۔ عربوں سے زمینیں خرید کر تجارت اور طبعی خزانوں پر قبضہ کے بعد اقتصادیات پر ہر قسم کا غلبہ حاصل کر کے عربوں کو انہوں نے خوب لوٹا۔ پھر ان کا مغربی فلسطین کو بیس بنا کر باقی فلسطین پر حملہ آپ کے سامنے کے واقعات ہیں۔ عکہ سے لے کر غزہ تک سارا مغربی فلسطین کا علاقہ اور اسکی بندرگاہیں یہود کے پاس ہیں۔ تل ابیب اسرائیلی ریاست کا دارالخلافہ مغربی فلسطین کی ایک بندرگاہ ہے۔ غرض مغربی فلسطین کا علاقہ اسرائیلی طاقت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ جہاں سے مشرق کی طرف یہود نے حملہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج شمالی۔ جنوبی اور مغربی فلسطین پر یہود قابض ہیں۔ وسطی فلسطین شرق اردن کے حصہ میں آیا۔ بحیرہ مُردار پر بھی جس میں چار کھرب پونڈ کے کیمیاوی اجزاء ہیں۔ یہود قابض ہیں۔

سب سے حیران کن بات اس پیشگوئی میں یہ ہے کہ یہود ادوم اور موآب کی سرزمین (یعنی موجودہ شرق اردن کے ملک پر) ہاتھ ڈالیں گے۔ بنی عمان یعنی شرق اردن کے قدیم باشندے ان کی تابعداری اختیار کریں گے عمان شرق اردن کا صوبہ ہے۔ اور دارالخلافہ۔ اس حصہ ملک کے قدیم باشندے بنو عمان کہلاتے تھے۔ آج عمانی حکومت کی یہود نوازی اور عرب لیگ سے غداری نے اس پیشگوئی کا لفظ لفظ پورا کر دیا۔

طاقتور حکومتیں یہود کی پشت پناہ ہونگی

یسعیاہ ۴۹ ویں باب میں یہ پیشگوئی بایں الفاظ درج ہے:۔

"(اے ارض فلسطین) اپنی آنکھیں اوپر کر۔ اور چاروں طرف نظر کر۔ یہ (بنی اسرائیل) سب کے سب مل کر اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور تجھ پاس آتے ہیں۔ ...... یہاں تک کہ تیرے خراب اور اجاڑ مکانوں اور برباد کئے ہوئے ملک میں اب بسنے والوں کی کثرت سے گنجائش نہ رہے گی۔ ...... تیرے لڑکے جو کہ تجھ سے لے لئے گئے۔ تیرے کانوں میں آ کر کہیں گے۔ کہ بسنے کے لئے جگہ تنگ ہے۔ ہمیں جگہ دے کہ ہم بسیں ......

خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے۔ دیکھ میں غیر قوموں پر اپنا ہاتھ اٹھاؤں گا۔ اور امتوں پر اپنا جھنڈا کھڑا کروں گا۔ اور وہ تیرے بیٹوں کو اپنی آغوش میں سمیٹ کر لائیں گے۔ اور تیرے بیٹوں کو اپنے کاندھوں پر چڑھا کر پہنچائیں گے۔ بادشاہان تیرے پالنے والے باپ ہوں گے۔ اور ان کی بیگمات تیرے پالنے والی مائیں۔ وہ تیرے آگے اوندھے منہ زمین پر جھکیں گے اور تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے۔" یسعیاہ $\frac{۴۹}{۱۸ \text{ تا } ۲۳}$

پیشگوئی کے اجزاء

اس پیشگوئی سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

اول:۔ بنی اسرائیل اس کثرت سے فلسطین میں آباد ہونے کے لئے آئیں گے۔ کہ ان کے لئے رہنے کی گنجائش نہ رہے گی۔

دوئم:۔ غیر قومیں اسرائیل کی ہمدرد بن جائیں گی وہ اپنے سب ذرائع بروئے کار لا کر ان کو فلسطین میں لا بسائیں گی۔

سوم:۔ یہاں تک کہ دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں اور ان کے فرمانروا اور انکی بیگمات یہود کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کے پشت پناہ بن جائیں گے۔

فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

اب واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ یورپ و امریکہ نے یہود کو فلسطین میں لا کر آباد کیا۔ اس لئے کہ یہود ان کی بزم و رزم کی رونق ہیں۔ اقتصادیات پر یہود چھائے ہوئے ہیں۔ امریکہ کا پریس یہود کے ہاتھ میں ہے۔ صدر امریکہ ٹرومین یہود کے آگے کورنش بجالاتے ہیں۔ کیوں؟ یہود کے ہاتھ میں پریس ہے۔ سائنس ہے۔ الیکشن کے موقعہ پر ووٹ ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ جنگ کا ایندھن یہود مہیا کرتے ہیں۔ بایں صورت یورپ و امریکہ کے ارباب بست و کشاد ان کی نازبرداریاں نہ کریں تو جئیں کیسے؟

مشرق وسطیٰ پر نظر بد

حضرت ذکریا علیہ السلام بھی فلسطین میں یہود کے اجتماع کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہود دور دور کے ملکوں سے فلسطین میں جمع ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے رہنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ تب وہ مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک کو ہتھیا لینے کی تیاریاں کریں گے۔

ذکریا $\frac{۱۰}{۸ \text{ تا } ۱۲}$ (باقی)

درخواست ہائے دعاء

(۱) بندہ کا لڑکا عرصہ بارہ یوم سے بخار اور درد میں مبتلا ہے۔ عزیز کی درازیٔ عمر اور کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبد الحمید ڈسپنسر احمدی رسالپور کینٹ

(۲) خاکسار کی لڑکی ایک سال سے زائد عرصہ سے علیل ہے۔ قارئین کرام سے اسکی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ نیز قرض کی سبکدوشی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین پنشنر ڈپٹی انسپکٹر مدارس کراچی۔ (۳) عرصہ قریباً ایک ماہ سے بخار کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ نذیر احمد سیالکوٹ چھاؤنی)

(۴) کیپٹن محمود شوکت صاحب قریشی دائیں ران پر تکلیف دہ پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔ خاکسار جمعدار محمد یعقوب کھیر دی از پشاور چھاؤنی۔ (۵) میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں محمد الغفور خاں احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی۔ (۶) میری ہمشیرہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار نعیمہ خاتون کھاگلی پورسی۔

چوہدری ظہور الدین احمدؒ صاحب مرحوم

(از سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال)

۳۰ر مئی ۱۹۵۰ء کو چک ۱۰۹ ر ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں برادرم چوہدری ظہور الدین احمدؒ صاحب کا اچانک دماغ کی نالی پھٹ جانے کے باعث انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک نیک سیرت اور سچے و مخلص احمدی تھے آپ حضرت حاجی غلام احمد صاحب مرحوم رض آف کریام ضلع جالندھر کے بڑے لڑکے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ میٹرک تک بورڈنگ تحریک جدید قادیان میں رہ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ حاجی صاحب مرحوم رض کی وفات کی وجہ سے میٹرک کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور زمیندارہ کام میں لگ گئے مرحوم کی ملاقات سے ایک عجیب قسم کی فرحت محسوس ہوتی تھی۔ اور بہت سی کوفت ان کے بشاش اور متبسم چہرہ دیکھ کر دور ہو جاتی تھی۔ مہمان نوازی کا وصف ان میں نمایاں تھا۔ اور اپنے مہمانوں کی خاطر داری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔

معمولی معمولی باتوں کی طرف خاص توجہ رکھتے تھے۔ تقسیم پنجاب سے قبل اپنی جماعت کریام ضلع جالندھر کے امین اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک لمبے عرصہ تک قائد رہے۔ تقسیم پنجاب کے بعد چک ۱۰۹ تحصیل جڑانوالہ کے سکرٹری مال منتخب ہوگئے۔ اور اس خدمت سلسلہ کو بفضل خدا تعالیٰ بڑی عمدگی اور بہ پابندی قواعد خوب اچھی طرح سے نبھایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اس مجلس مشاورت ربوہ پر دور سے دیکھ کر میرے پاس آئے اور کہا کہ میرے پاس چندہ کی رقم ہے۔ مجھے دفتر محاسب بتا دیں تاکہ چندہ کی رقم داخل خزانہ کر کے بے فکر ہو جاؤں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے مرحوم کو والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

اپنی چھوٹی سی عمر میں وصیت کی اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں برابر شریک رہے۔ اور باقاعدگی سے نہ صرف اپنا بلکہ بھائیوں اور حضرت حاجی صاحب مرحوم رض کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتے رہے۔

اپنے چھوٹے برادران احمد دین احمد۔ نور الدین احمد (متعلم تعلیم الاسلام کالج) کا خاص خیال رکھتے اور کالج کے مصارف کے لئے زمیندارہ آمد سے سب سے پہلے ہی رقم کا انتظام کر رکھتے۔ اور ان کی ہر تکلیف کا احساس رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مرحوم نے ایک دستی چیک محاسب صاحب کے نام کا عزیزان کو قادیان بھیجا کہ رقم امانت دفتر محاسب سے نکلوا لیں۔ عزیزوں کی طرف سے ہفتہ عشرہ تک کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ رقم حاصل کر لی یا نہیں۔ تو مجھے متفکرانہ لہجہ میں کہا کہ نہ جانے بھائیوں کا رقم نہ ملنے کے باعث کیا حال ہوگا۔ میں نے تو چیک بذریعہ ڈاک بھجوا دیا ہوا ہے۔ شاید انہیں نہ ملا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی دن یا شاید اس سے اگلے روز کی ڈاک میں عزیزان کی طرف سے رقم وصول کرنے کی اطلاع مل گئی۔ اور مرحوم کا فکر دور ہوا۔ سبحان اللہ چھوٹے بھائیوں کا خیال اور ایسی شفقت

حق تو یہ ہے کہ برادرم عزیزم مرحوم نے والد مرحوم رض کی وفات کے بعد اپنے چھوٹے بھائیوں کو یہ محسوس تک نہیں ہونے دیا کہ وہ یتیم ہیں۔ مرحوم میرے کلاس فیلو تھے۔ جب بھی مجھے ان سے بوقت دورہ گاؤں میں جا کر ملنے کا موقعہ ملتا۔ تو مرحوم اپنے پاس ٹھہرنے پر مجبور کرتے اور پھر میرے عرصہ قیام میں اکثر وقت زمانہ طالب علمی اور قادیان کے علمی مناظر کا تذکرہ کرنے اور حسرت سے بار بار کہتے کہ آہ کیا اچھا وہ وقت تھا جب دیار محبوب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ کے تحت بورڈنگ تحریک جدید میں رہ کر حضور پر نور کی صحبت سے دن رات فیضیاب ہو کر قادیان کے مبارک گلی کوچوں سے دینی و دنیاوی علوم سمیٹتے تھے۔

زمانہ طالب علمی میں مرحوم کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو نماز کے معاً بعد بالالتزام بہشتی مقبرہ جا کر مزار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کرتے اور پھر بعد فراغت دعا بڑے باغ میں بنی ہوئی شہ نشین پر کافی عرصہ بیٹھ کر واپسی پر مسجد مبارک میں عصر کی نماز پڑھ کر بورڈنگ میں آتے۔ نماز پنجگانہ زمانہ طالب علمی سے لے کر اب تک بفضل خدا باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ء کے ماہ رمضان المبارک میں یہ عاجز بوجہ ملکی افراتفری کریام ضلع جالندھر میں ان ہی کے پاس مقیم تھا۔ میں نے دیکھا کہ مرحوم دن کا اکثر حصہ قرآن کریم کی تلاوت اور مضمون پر غور کرنے میں گذارتے تھے دیہاتی ڈاکخانہ میں ہر روز بلا ناغہ خود جاتے اور الفضل لے کر شروع سے لے کر آخر تک مطالعہ کر کے چھوڑنا ان کی ایک خاص عادت تھی۔ وفات سے قبل تک یہ ہی عادت رہی۔ مرحوم نے ۲۶ سال عمر پائی اور ایک پانچ سالہ بچہ بشیر الدین احمد یادگار چھوڑا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے گذارش ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا فرما دیں اور مرحوم کے حق میں دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے مرحوم کی مغفرت فرما دے اور اسے جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے

بوجہ موسی ہونے کے ۳ بجے اسی روز ان کی نعش ربوہ لائی گئی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رض نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو قبرستان ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین کا انتقال

(از مکرم میاں عبد المنان صاحب عمر ایم اے)

یہ خبر نہایت رنج و افسوس سے پڑھی جائے گی کہ حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین مرکزی لائبریری تیرہ اور چودہ جون کی درمیانی شب رات کے دو بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حکیم صاحب بڑی خوبیوں کے مالک اور صاحب ادبا و کشوف تھے۔ لائبریرین کے کام میں انہیں بڑا تجربہ اور شغف تھا اور کتب خانہ نور کی جملہ کتب کے نام الماریوں کی وہ جگہیں جہاں جہاں وہ رکھی ہوئی تھیں ان کے حافظہ میں وہ موجود تھیں۔ اور کسی لیکچر یا مضمون کی تیاری میں وہ بے تکان یکے بعد دیگرے ان تمام کتابوں کے نام بتا دیتے تھے۔ جو لائبریری میں موجود ہوتی تھیں۔ بلکہ اگر کسی وقت کسی رسالہ میں اس موضوع پر کچھ لکھا ہوتا اور وہ رسالہ لائبریری میں موجود ہوتا تو اس کا ذکر بھی کر دیتے تھے۔

کتابوں کی حفاظت اور ان لوگوں سے واپس لینے میں جنہیں وہ مستعار دی گئی ہوں۔ وہ بڑی جد و جہد کرتے تھے اور اس بارہ میں بڑی بڑی قابل احترام ہستیوں کو بھی بار بار متوجہ کرنے سے نہیں جھجکتے تھے۔

پندرہ سال سے وہ لائبریرین کا کام کر رہے تھے۔ مرحوم کی عمر چھپن سال کے قریب تھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رض کے ساتھ کام کرنے کا انہیں بڑا موقعہ ملا ہے اور حضرت مولوی صاحب رض ہمیشہ ان کا بہت خیال رکھتے تھے

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز سید محمد یوسف عرصہ تقریباً سات آٹھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ آج کل حالت زیادہ خراب ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ عزیز کے پھیپھڑوں پر کچھ اثر ہے۔ لہٰذا احباب جماعت و خصوصاً صحابہ مسیح موعود علیہ السلام سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ عزیز موصوف کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد صحت کامل عطا فرمائے۔

نیز احباب خاکسار کی والدہ کے لئے بھی دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی صحت عطا فرما دے

خاکسار سید محمد داؤد ابن سید یاسین شاہ صاحب مرحوم دفتر پرائیویٹ سکرٹری پارک ہاؤس کوئٹہ

۲۔ عزیزہ فضیلت بیگم کی حالت تشویشناک ہے عزیزہ کو دو ماہ سے شدید کھانسی اور بخار نے بے حد لاغر و کمزور کر دیا ہے۔ مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد شفیع درزی پنڈی بھٹیاں)

۳۔ امسال عزیز عبد اللطیف صاحب نے ایل ایل بی کا اور عزیز عبد الوہاب صاحب نے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ لہٰذا عزیزاں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائی جاوے (فضل دین سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۷۱۰: میں عبدالغفار خان صاحب ولد چوہدری غلام نبی صاحب عمر ۲۳ سال ساکن بٹو تولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو تھی۔ وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر وہ مل گئی تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد بذریعہ زمینداری ششماہی پندرہ ۱۵ من پختہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: عبدالغفار بٹو تولہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: سلطان احمد سیکرٹری مال بٹو تولہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: مولوی غلام رسول بٹو تولہ

وصیت نمبر ۱۰۸۷۳: میں امۃ الرشید بنت حکیم محمد فیروز الدین صاحب عمر ۱۹ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ براستہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کانٹے طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپیہ اور والد صاحب کی طرف سے ۲/- روپیہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ جائداد منقولہ اور آمد کے ۱/۳ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ: امۃ الرشید بقلم خود
گواہ شد: حکیم محمد فیروز الدین والد موصیہ
گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۹۷۲: میں قاضی حبیب الدین احمد ولد قاضی اکمل الدین صاحب عمر تیس ۳۰ سال ساکن مشتاق کالج کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائداد نہیں۔ اور میری ماہوار آمدنی مبلغ ۲۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ چند ایک الاؤنس بھی ہیں۔ میں اپنی کل آمدن کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں گا۔ اگر میری کوئی جائداد اپنی پیدا کی ہوئی یا ورثہ میں ملی ہوئی ثابت ہو۔ تو یقیناً اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گا۔

العبد: قاضی حبیب الدین احمد گواہ شد: قاضی شریف الدین احمد۔ گواہ شد: عبدالحمید آصف

وصیت نمبر ۱۲۶۴۳: میں غلام فاطمہ بنت فضل احمد صاحب عمر ۴۰ سال ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس

بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت ۲۰/- روپیہ نقد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو کسی قسم کی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا غلام فاطمہ: گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال: گواہ شد: میاں امام الدین ڈنگر بقلم خود گواہ شد: مبارک احمد ناصر واقف زندگی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۸۶: میں سیدہ بشیرہ بیگم زوجہ سید اسلام خان صاحب عمر ۳۲ سال سکنہ قادیان خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۵۰۰/- روپیہ اور زیور قیمتی ۶۵/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ۳۲/۲ روپے ۲ آنے نقد ادا کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: سیدہ بشیرہ بیگم بقلم خود: گواہ شد: سید اسلام خان خاوند موصیہ
گواہ شد: عبدالقادر اوورسیر محکمہ نہر قصور۔

وصیت نمبر ۱۲۷۹۰: میں سردار بیگم زوجہ بابو عبدالواحد صاحب عمر ۴۰ سال ساکن دھرم پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد ایک کنال زمین واقعہ دارالرحمت قادیان قیمتی ۲۰۰۰/- روپیہ اور ایک عدد جوڑی کانٹے قیمتی ۳۰/- روپے ہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: سردار بیگم بقلم خود گواہ شد: عبدالواحد سیکرٹری مال کلرک پی ڈبلیو ڈی دھرم پورہ لاہور
گواہ شد: حافظ محمد عبداللہ ٹیچر ڈی بی ماڈل سکول چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

وصیت نمبر ۱۲۷۹۳: میں داؤد احمد بٹ ولد رحیم بخش صاحب مرحوم عمر ۲۴ سال ساکن کوچہ چابک سواراں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۰ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ قیمتی ۲۵۰۰/- روپیہ اور ۹۵/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد یا آمدنی میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں
العبد: داؤد احمد بٹ کوچہ چابک سواراں لاہور
گواہ شد: عبدالرشید سیکرٹری مال حلقہ " " "
" مرزا عزیز احمد کوچہ " " "

وصیت نمبر ۱۲۵۵۸: میں سید محمود احمد شاہ ولد سید پیر حاجی احمد صاحب عمر ۴۴ سال ساکن سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک کنال زمین

واقع ربوہ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ اور ماہوار آمد مبلغ ۸۹/۸/۹ روپے ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: سید محمود احمد شاہ بقلم خود حوالدار میجر ۳۸۳۵۴۱۴ پنجاب رجمنٹل سنٹر سیالکوٹ چھاؤنی گواہ شد: ڈاکٹر شیر محمد عالی سکول آف ملٹری انجینئرنگ سیالکوٹ چھاؤنی
گواہ شد: سرفراز علی حصار روڈ سیالکوٹ چھاؤنی۔

وصیت نمبر ۱۱۲۴۷: میں جہاناں ولد اللہ بخش صاحب عمر ۵۳ سال ساکن کوٹیرہ ڈاکخانہ میڈ رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان رہائشی قیمتی ۵۰۰/- روپیہ اور ایک بھینس قیمتی ۳۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی مبلغ ۳۰/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا۔ جہاناں۔
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: بقلم خود فضل الٰہی موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۵۵: میں شیخ محمد شریف ولد شیخ نبی بخش صاحب عمر ۴۴ سال ساکن بدوملہی ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ تجارت پر ہے جو اندازاً ماہوار آمد ۲۵۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: بقلم خود محمد شریف: گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: بدر الدین کارکن دفتر وصیت۔

وصیت نمبر ۱۲۷۷۰: میں شیخ عبدالماجد ولد مولوی عبدالقادر صاحب عمر ۱۶ ۱/۲ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ماہوار آمد ۴۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالماجد کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد: محمد الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد: غلام احمد واقف زندگی (ربوہ)

وصیت نمبر ۱۲۷۸۰: میں غلام محمد ولد چوہدری سردار خان صاحب عمر ۲۶ سال ساکن سرائی ڈاکخانہ نادر تنگ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مال مویشی قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ ہے علاوہ اس کے علاوہ زمینداری سے مجھے ششماہی آمد ہے میں اس جائداد اور ششماہی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔
العبد: غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد: یعقوب خان سکنہ کالا حطائی: گواہ شد: سید ولایت شاہ عفی عنہ

وصیت نمبر ۱۲۷۸۳: میں نواب بی بی بیوہ چوہدری نظام الدین صاحب عمر ۶۵ سال ساکن چک نمبر ۴۳ جنوبی ڈاکخانہ چک نمبر ۴۵ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد ۳۲/- روپے مہر ہے۔ اور ۱۲ ۱/۲ کھیت مجھے گزارہ کے لئے میری زندگی تک ملے ہوئے ہیں۔ میں اپنے مذکورہ بالا مہر اور ۱۲ ۱/۲ کھیت کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔
الامۃ: نشان انگوٹھا: نواب بی بی۔
گواہ شد: فیض احمد پسر موصیہ
گواہ شد: غلام رسول بقلم خود پریذیڈنٹ چک نمبر ۴۳
گواہ شد: الیاس الدین انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۷۸۴: میں بشیر احمد ولد مراد علی صاحب قریشی عمر ۲۶ سال ساکن دیرہ والہ ڈاک خانہ جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۵۰/- روپے صرف ہے۔ میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: بقلم خود بشیر احمد ۲۱۰۸۶۸۴ ڈی کمپنی آر۔ پی۔ ای۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔
گواہ شد: ڈاکٹر شیر محمد عالی: گواہ شد: حوالدار میجر سید محمود احمد سیالکوٹ چھاؤنی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۸۶: میں جنت بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب عمر ۴۰ سال ساکن گھیانہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد زیور طلائی تین تولہ قیمتی ۳۰۰/- روپیہ اور زیور چاندی قیمتی ۱۰۰/- روپیہ اور حق مہر ۳۲/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ اس کے دس روپیہ ماہوار کماتی ہوں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی

یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا نیت بی بی گواہ شد: محمد اسمٰعیل بقلم خود۔ گواہ شد: الیاس الدین انسپکٹر بیت المال۔

وصیت ۱۲۷۸۹: میں امۃ الحفیظ زوجہ نصیر الحق صاحب عمر ۳۳ سال ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/- تین ہزار روپیہ اور زیورات قیمتی ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپیہ ہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور اور مہر کا حصہ میرے خاوند نے بحوالہ رسید ۳۴/۳۰۷۰ مورخہ ۴۹ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ادا کر دیا ہے۔ الامۃ: امۃ الحفیظ۔ گواہ شد: محمد عبد القیوم احمدی۔ گواہ شد: نصیر الحق بقلم خود۔ ر: محمد عالم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

وصیت ۱۲۷۹۵: میں محمد عبد الرحمٰن صدیقی ولد محمد عبد الوہاب صدیقی عمر ۲۸ سال ساکن میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس سندھ بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۲۷/- روپے ہے۔ علاوہ ازیں بذریعہ پرائیویٹ پریکٹس میری آمد تقریباً ۱۸۰/- روپے تا ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد: عبد الرحمٰن صدیقی میڈیکل آفیسر میونسپل ڈسپنسری میرپور خاص سندھ۔
گواہ شد: سید عبد الرزاق پراونشل سیکرٹری مال صوبہ سندھ۔ گواہ شد: فضل الرحمٰن حال لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

وصیت ۱۲۷۹۲: میں ملک محمد شریف ولد ملک امام الدین صاحب مرحوم عمر ۲۷ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی آمد نہیں۔ غیر منقولہ جائداد دو کنال دو مرلہ قادیان قیمتی ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ میری آمد کی جو بھی صورت پیدا ہوگی۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گا۔ العبد: ملک محمد شریف ربوہ۔ گواہ شد: بشیر الدین واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد: مرزا محمد یعقوب واقف زندگی ربوہ۔

وصیت ۱۱۱۹۶: میں محمد اسمٰعیل ولد عمر حیات صاحب مرحوم عمر ۵۰ سال ساکن مڈھ رانجھا ڈاکخانہ خاص سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ مڈھ رانجھا قیمتی ۱۵۰۰/- روپیہ اور ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۴۰/- روپیہ ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کا حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: محمد اسمٰعیل بقلم خود
گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد: شیخ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت مڈھ رانجھا۔ گواہ شد: بشیر الدین احمد سیکرٹری مال جماعت مڈھ رانجھا۔

درخواست ہائے دعا

میری بچی آمنہ بیگم چند روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے التماس ہے۔ کہ وہ بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یوسف حوالدار کلرک دفتر وکیل التجارت لاہور

۲۳ مورخہ ۱۵/۵ بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے مجھے بچی عطا کی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام امۃ النصیر تجویز فرمایا ہے۔ نیز خاکسار کی ماموں زاد بہن رضیہ بیگم صاحبہ نے ایم اے کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں علی گڑھ سے کیا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر اور صحت میں ترقی دے۔ اور رضیہ بیگم صاحبہ کو اور ترقیات عطا کرے۔ آمین۔ قریشی محمد مطیع اللہ نیو ہندوستان بنک بلڈنگ سیالکوٹ شہر

اجلاس جناب افسر مال درجہ دوم بھالیہ ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

شیر انا بالغ ولد خوشی محمد برفاقت غلام محمد ولد الٰہ داد اقوام جٹ سکنہ بھالیہ امیر ہذا اہتمام نیز برائے مفاد دیگر حصہ داران میر داد ولد خوشی مسماۃ طالعہ بی بی بیوہ خوشی قوم جٹ تارڑ سکنہ بھالیہ امیر تحصیل بھالیہ

بنام

الیشر سنگھ ولد کاہن سنگھ قوم آروڑہ سکنہ حال ملک ہندوستان

دعویٰ فک الرہن رقبہ بھالیہ امیر ک مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۶/۷/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ..

اشتہار عام

بعدالت مہر شیر محمد خان سیال بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول لاہور

عبد الحق ولد باغ دین قوم کمبو محلہ سمھاں لاہور سائل

بنام

ظہور الدین۔ پہلوان بخش۔ تاج بی بی بیوہ باغ دین ساکنان اندرون پرانی تحصیل بھاٹی دروازہ لاہور مہتاب دین ٹھیکیدار سکنہ محلہ سمھاں بھاٹی دروازہ لاہور

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی ۱۲۰۰/- بابت متروکہ باغ دین متوفی

اشتہار: مقدمہ مندرجہ عنوان سائل نے درخواست عدالت ہذا میں گزری ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو تو بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے کہ کیوں درخواست سائل کی منظور نہ کی جاوے آج بتاریخ ۱۳ ماہ جون ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا

مہر عدالت

کشمیری لیڈر اور جماعت احمدیہ

روزنامہ جہاد سیالکوٹ ۱۷ر جون ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"مسٹر اللہ رکھا ساغر کی ایک تقریر اگلے روز مجلس احرار کے ترجمان سہ روزہ "آزاد" لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ یہ تقریر مجلس احرار کے ہی ایک اجلاس میں کی گئی تھی۔ اس تقریر میں مسٹر ساغر نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں جماعت احمدیہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) مجلس احرار سے میرا تعلق کوئی آج کا نہیں بہرِ رشتہ اس زمانے سے ہے۔ جب کہ قادیانیوں نے کشمیر میں داخل ہو کر کشمیر کی سیاست پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ تب قادیانیوں کا ہم نے اسی وقت تک مقابلہ کیا۔ جب تک کہ مرزا قادیان اور ان کے قادیانیوں کو یقین نہ ہو گیا۔ کہ وہ ریاست میں قدم نہیں جما سکیں گے۔

(۲) چوہدری غلام عباس کی عدم موجودگی میں انہیں پھر موقعہ ملا کہ وہ کشمیر اور حکومت آزاد کشمیر میں اپنا اثر و رسوخ جمائیں۔ اور کشمیر سے متعلق ریاست کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

(۳) انہوں نے "فرقان فورس" کے نام پر کشمیر میں ایک جدا فوج بنالی اور اس فوج کو مرزائیوں نے جہاد کی بجائے خود کو مسلح اور منظم کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

(۴) اگر کشمیر میں مرزائیت نے بطور مشن جمانا چاہا۔ تو وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہو گی۔

(۵) ہم نے مرزا بشیر الدین محمود سے واضع الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ آپ اس معاملہ میں کوئی دخل نہ دیں۔ لیکن انہوں نے سمجھا کہ یہ دلیا نے کی بڑ ہے میرے کانٹے کا کوئی علاج نہیں مگر انہوں نے ضد کی، اصرار کیا۔ لیکن وقت پر انہیں حقیقت اچھی طرح معلوم ہو گئی۔

(۶) جہاں تک ہمارا اور کشمیری عوام کا تعلق ہے ہم نے مرزائیت کو رد کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور کارکنوں کو کہہ دیا ہے۔ کہ ایک شخص ایک وقت میں ایک جگہ کا وفادار رہ سکتا ہے۔ وہ یا تو آزاد کشمیر سے تعلق جوڑ سکتا ہے اور یا ربوہ سے رشتہ رکھ سکتا ہے

ہمیں جماعت احمدیہ کی ناجائز حمایت مقصود نہیں ہے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے متعلق مسلم کانفرنسی زعماء کی ذاتی رنجش کے معاملہ میں کسی طرح کی مداخلت کریں۔

جہاں تک مذہبی عقائد کا تعلق ہے ہمیں خود جماعت احمدیہ سے اختلاف ہے۔ لیکن یہ امر سخت افسوس ناک ہے کہ چوہدری غلام عباس یا مسٹر اللہ رکھا ساغر ذاتی مفاد کے ادنےٰ ترین جذبہ پر قوم کے مجموعی مفاد کو قربان کر دیں۔

اگر چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کو نہایت دانشمندی، فراست اور تدبر سے پیش کر کے عالمگیر شہرت حاصل کی ہے اور کشمیری عوام کے قلوب میں پاکستان کے وزیر خارجہ کی اس خدمت کے پیش نظر بے حد عزت اور احترام جاگزیں ہو چکا ہے۔ تو اطمینان رکھیں اس سے کشمیری لیڈروں کی قیادت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ کشمیر کے معاملے میں دنیا کے ہر مسلمان کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ ۳۲ لاکھ مظلوم کشمیری مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی اور اخلاقی امداد کرے۔ خواہ وہ مسلمان جنوبی افریقہ کے کسی حصہ میں بھی رہائش پذیر کیوں نہ ہوں۔

کشمیر صرف چوہدری غلام عباس اور مسٹر اللہ رکھا ساغر کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ ۳۲ لاکھ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے اگر کوئی جماعت گروہ یا فرقہ تحریک حریت کشمیر کی روپے، درمے، قدمے اور سخنے امداد کرتا ہے تو آپ کو یقیناً مسرت ہونی چاہیئے لوگوں کو تبلیغ کا کام کرنے دیجئے۔ آپ اپنی لیڈری کا دھندہ جاری رکھئے۔ لیکن وقار و اقتدار کے تحفظ میں اس درجہ انتہا پسند واقع نہ ہوں۔ کہ کشمیر کے ہر بہی خواہ کو ازروئے شاعری کا روایتی رقیب گردان کر اس کے خلاف خدا واسطے کا متحدہ محاذ قائم کر لیں آپ اپنے گھر کی حالت دیکھئے۔ پہلے گھریلو جنگ زرگری سے فرصت تو حاصل کر لیجئے۔ بعد میں اہل پاکستان کے خلاف لچھے دار تقریریں کر کے جس نوعیت کا جی چاہا۔ مفاد حاصل کر لینا۔

مجلس احرار اور جماعت احمدیہ کی چپقلش بہت پرانی ہے۔ اس پھٹے میں ٹانگ اڑا کر آپ تحریک حریت کشمیر کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں آپ کی انانیت کسی دوسرے کا وجود ہرگز گوارا نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ اگر چوہدری غلام عباس اور مسٹر اللہ رکھا ساغر کے قلوب میں اتر کر اگر صحیح کیفیت معلوم کی جائے تو یہ ثابت ہو گا کہ دونوں حضرات ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے۔ لیکن مارے باندھے سے گاڑی کو ٹانکے پیچھے چلا رہے ہیں۔ مسٹر ساغر کا تو یہ عالم ہے کہ کسی وقت خود اپنا وجود بھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور خون جگر پی کر رہ جاتے ہیں۔ ان لیڈروں سے متعلق مہاجرین کشمیر میں شدید قسم کا اختلاف رائے محض اس لئے پیدا ہو چکا ہے کہ کشمیر کی سیاسیات اور مسلم کانفرنس کو انہوں نے ذاتی وراثت بنا کر رکھ دیا ہے ۱۹۴۶ء میں جب یہ لوگ بلا وجہ قید ہو گئے تھے۔ تو ان کی عدم موجودگی میں بعض خود دار شخصیتوں نے بغاوت کر کے تحریک حریت کشمیر کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے بے لوث خدمت کی اور نام پیدا کیا۔ لیکن یہ حضرات جب سے پاکستان پہنچے ہیں۔ ان کی سیاسیات صرف یہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے ان مجاہدین کو ختم کیا جائے۔ جنہوں نے آگے بڑھ کر قوم کی خدمت کی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے معزز و محترم بن گئے۔ ہمارے یہ لیڈر جماعت احمدیہ پر نکتہ چینی کرتے وقت یہ خیال نہیں کرتے کہ خود ان کی تنظیم میں بے شمار احمدی حضرات موجود ہیں۔ آزاد کشمیر اور غلام کشمیر میں لاکھوں کی تعداد میں احمدی مسلمان زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر "فرقان بٹالین" نے مجاہدین کشمیر کے شانہ بشانہ ڈوگرہ فوجوں سے جنگ کی۔ اور اسلامیان کشمیر کے اختیار کردہ موقف کو مضبوط بنایا۔ تو اس میں ساغر صاحب کو خواہ مخواہ پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تو پنڈت پریم ناتھ بزاز اور اس کی پارٹی کو بھی اس نقطہ نظر سے قابل عزت سمجھتے ہیں کہ انہوں نے سیاسی طور پر اہل کشمیر کی امداد کی۔ یہی خیال پاکستان میں مسٹر جوگندر ناتھ منڈل اور ان کی قوم کے بارے میں ہے۔ لیکن ساغر صاحب کی تنگدلی اپنی قوم کے ہی ایک مضبوط عنصر اور اپنے جسم کے ہی ایک نازک حصہ کو دشمن سمجھ رہی ہے مسلم کانفرنسی لیڈر ایسے غلط اور تباہ کن تاثر کو جہاں تک جلد ممکن ہو سکے اپنے ذہن سے نکال دیں۔ کیونکہ اسی میں ان کی اور ملک و قوم کی بھلائی ہے"

(بقیہ صفحہ ۳)

کہ اس نے اپنے دلائل کے ترکش کا آخری تیر اس کے لئے صرف کرنے کا اہتمام فرمایا گویا رسول کریمؐ نے اس کے سوا عربوں کی کسی دوسری اہم بد رسم کا قلع قمع کیا ہی نہیں۔ آپؐ کی رسالت نے جن دوسری اہم بد رسومات کا قلع قمع فرمایا۔ اگر ان کے لئے یہ دلیل نہیں دی گئی کہ آپؐ کے بعد تو کوئی نبی آنا ہی نہیں۔ اس لئے قیامت تک ان کا قلع قمع نہیں ہو سکے گا تو یہ کوئی ضروری بات نہیں تھی صرف رسم تبنیت ہی ایسی اہم بات تھی کہ اسکے قلع قمع کے لئے یہ دلیل دی جانا بھی ضروری تھی کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی رجل کے باپ نہیں ہیں۔ انہوں نے اس رسم کو عملاً توڑ کر نہ دکھایا تو پھر قیامت تک یہ رسم جاری چلی جائے گی۔

غرض ہے کہ یہ دلیل سود خواری یا شراب خواری کی ممانعت کے متعلق کیوں نہیں دی گئی۔ خنزیر اور خون کو حرام قرار دینے کے وقت کیوں نہ دی گئی۔ الغرض قرآن کریم میں بیسیوں ایسے احکام اور بھی ہیں جو یقیناً رسم متبنیٰ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ کیا مودودی صاحب واضع فرمائیں گے کہ صرف رسم متبنیٰ میں کیا خصوصیت ہے جس نے اللہ تعالےٰ کو یہ دلیل اس کے لئے مخصوص کرنا پڑی۔ اور دوسری رسومات کے قلع قمع پر کیوں اس کو ترک کر دیا۔

یا تو مودودی صاحب کو کوئی ایسی صنعت کلام ثابت کرنا چاہیئے کہ خاتم النبیین کی دلیل کا اطلاق دوسرے اہم احکام پر بھی ہو سکے اور یا یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ رسم متبنیٰ میں فلاں خصوصیت تھی۔ کہ بس اسی کے ساتھ اس دلیل کا ذکر صحیح تھا۔ آخر یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ نعوذ باللہ کسی اخباری کی تقریر کی روانی یا خطابت کا جوش نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا۔ (باقی)